Alliance for Climate Justice and Clean Energy (ACJCE)

پریس ریلیز

تھر کول فیلڈ کو پانی کی فراہمی سے سنجیدہ مالی و سماجی مسائل جنم لیں گے: تحقیقی رپورٹ

کراچی، لاہور، اسلام آباد، 7 اگست 2020 (جمعہ): تھر میں کوئلہ کے منصوُبوں سے پانی کے بحران اور سنجیدہ مالی و سماجی مسائل جنم لیں گے۔ اِن خدشات کا انکشاف جمعہ کو جاری ہونے والی ایک تحقیقی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ "تھر کول فیلڈ کے پانی پر اثرات اور مالی و سماجی مسائل " کے موضوع پر ہونے والی تحقیق ہائیڈروکالوجی کنسلٹنگ نامی ایک بین الاقوامی ادارہ نے کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق تھر میں کوئلہ کی کان کنی کے لئے زیر زمین پانی کے کثیر استعمال سے تھر کی آنے والی کئی نسلیں زیر زمین پانی کے وسائل سے محروُم ہو جائیں گی۔ الائنس فار کلائمیٹ جسٹس اینڈ کلین انرجی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی آن لائن تقریب سے خطاب کرتے ہوئے رپورٹ کے مصنف پال ون نے کہا: "کوئلہ کی کانوں کے لئے ہونے والی ڈی واٹرنگ سے تھر کے 1.65 ملین لوگ مقامی مستقل زیر زمین آبی وسائل سے محروم ہو جائیں گے اور اِنہیں اپنی پانی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کوئلہ اور بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں پر انحصار کرنا پڑے گا۔" انہوں نے اِس بات کا بھی انکشاف کیا کہ دریائے سندھ کے نہری نظام سے تھر میں واقع کوئلہ سے چلنے والے تھرمل بجلی گھروں کے لئے فراہمی آب کا ایک منصوُبہ زیر تجویز ہے۔ اِس منصوُبہ سے نہ صرف کسان آبپاشی کے لئے مُیسر پانی سے محروم ہوں گے بلکہ صوُبہ سندھ کے مشرقی علاقوں میں خُشک سالی بھی بڑھے گی۔ اُنھوں نے کہا تھر میں واقع کوئلہ بجلی گھروں کے کوُلنگ سسٹم چلانے کے لئے پانی کی کثیر مقدار درکار ہے۔ تاھم اِس مقصد کے لئے دریائے سندھ کے نہری نظام سے نکالے جانے والے فراھمی آب کے منصوُبہ کے سماجی، معاشی اور ماحولیاتی اثرات کا کوئی جائزہ نہیں لیا گیا۔ پال وِن کے مطابق کوئلہ کی کان کنی کے لئے تھر کے زیر زمین پانی کا کثیر استعمال اور کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھروں کو دریائے سندھ کے نہری نظام سے پانی کی کثیر فراھمی سے پانی کا شدید بحران پیدا ہو گا، جس سے مال مویشی کی تعداد میں کمی، فصلوں کی ناکامی، خوراک کی پیداوار میں کمی اور غذائی قلت جیسے مسائل شدت اختیار کریں گے۔ واضح رہے یہ مسائل اُن علاقوں میں جنم لیں گے جہاں پہلے ہی شدید غربت پائی جاتی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ پانی کی کثیر مقدار کے بغریر تھرمل بجلی گھر چلانا تکنیکی طور پر ناممکن ہے۔ پانی کی کمی کے باعث کوئلہ سے چلنے والے تھرمل بجلی گھروں کو آخر کار بند کرنا پڑے گا۔ بجلی گھروں کی بندش کی صوُرت میں بھی حکوُمت پاکستان کو بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کو کیپیسٹی چارجز کی مد میں مالی ادائیگیاں کرنی پڑیں گی جس سے پاکستان گردشی قرضوں کے بد ترین جال میں پھنس جائے گا۔

تحقیقی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے اینوائرنمینٹل لاء الائینس ورلڈوائڈ کے سٹاف سائنٹسٹ ڈاکٹر مارک چارنائک نے کہا کہ تحقیقی رپورٹ صحرائے تھر کے وسط میں لگائے جانے والے کوئلہ کے منصوبوں کے سماجی وماحولیاتی اثرات پر ہونے والی بحث میں مثبت کردار ادا کرے گی۔ اُنہوں نے کہا کہ کوُلنگ سسٹم کے بغیر تھرمل بجلی گھر عملی طور پر نہیں چلائے جاسکتے۔ صحرا میں واقع ہونے سے تھر کے تھرمل بجلی گھروں میں 'ڈرائی کوُلنگ' عملی طور پر ناممکن ہے۔ لہذا اِن بجلی گھروں میں پانی کے ذریعے کولنگ سسٹم چلانا واحد عملی راستہ ہے۔ رپورٹ میں درج اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈاکٹر مارک نہ کہا کہ کوئلہ کے منصوبوں کے لئے تعمیر ہونے والے ریزروائر چوُنکہ صحرا میں واقع ہوں گے اِن سے بڑے پیمانے پر پانی بُخارات کی شکل میں ضائع ہوگا۔ اُنھوں نے کہا کہ مجوزہ منصوبہ کے تحت فراھم ہونے والے پانی میں 0.1% فیصد نمکیات ہونے کی وجہ سے ریزروائر میں نمکیات کی مقدار خطرناک حد تک بڑھے گی اور اِس سے زمین بنجر ہوگی۔

آلٹرنیٹو لاء کولیکٹو کے ایسوسی ایٹ ایڈووکیٹ نوید مری نے دریائے سندھ کے نہری نظام سے تھر میں واقع کوئلہ کے بجلی گھروں کو فراھمی آب کے منصوبہ پر ہونے والی پبلک ھیئرنگ کے عمل پر تنقید کی۔ انھوں نے کہا کہ پبلک ھیئرنگ کورونا وباء کے دنوں میں منمعقد کی گئی جب مقامی لوگ اپنی تمام دلچسپی کے باوجود لاک ڈاؤن کی وجہ سے عملی طور پر اس میں شریک نہیں ہوسکے۔ انھوں نے کہا کہ پبلک ھیئرنگ میں مقامی لوگوں کی شرکت غیر تسلی بخش ہونے کی وجہ سے یہ عمل شفاف تھا اور نہ ہی شراکتی۔ اُنھوں نے کوئلہ بجلی گھروں کے لئے فراھمی آب کے منصوُبہ کے اینوائرنمینٹل امپیکٹ اسیسمینٹ میں درج اعداد شمار کو غلط اور حقائق سے منافی قرار دیا۔

پاکستان فشرفوک فورم کے چئیرمین محمد علی شاہ نے کہا یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ جب دنیا معاشی اور ماحولیاتی بناء پر کوئلہ کے منصوُبوں کو ترک کر کے قابل تجدید توانائی کے ماحول دوست منصوُبوں کی طرف بڑھ رہی ہے پاکستان کوئلہ کی متروُک ماحول دشمن ٹیکنالوجی اپنا رہا ہے۔ انھوں کہا کہ حکوُمت کی توانائی سے متعلق غیر موزوُں ترجیحات کی وجہ سے تھر کے لوگوں کو بے دخلی، ذرایع روزگار کے خاتمہ، پانی کی قلت اور دیگر ماحولیاتی مسائل سے دو چار ہیں۔ اُنھوں نے مطالبہ کیا کہ کوئلہ کے ماحول دشمن منصوُبوں ترک کر کے حکوُت قابلِ تجدید توانائی کے ماحول دوست منصوُبوں کو ترجیح دے۔#END# .

ALTERNATIVE LAW COLLECTIVE

Rural Development Policy Institute
پالیسی ادارہ برائے دیہی ترقی